روز مبعث پر حکومتی حکام، اسلامی ممالک کے سفیروں اور عوامی طبقات سے ملاقات میں خطاب - 28 /Jan/ 2025

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

و الحمد للہ رب العالمین و الصّلاۃ و السّلام علی سیّدنا و نبیّنا ابی القاسم المصطفی محمّد و علی آلہ الاطیبین الاطھرین المنتجبین الھداۃ المھدیّین سیّما بقیّۃ اللہ فی الارضین۔

میں آپ سب حضرات کو عید سعید مبعث کی مبارکباد پیش کرتا ہوں، تمام ملت ایران، تمام امت مسلمہ اور دنیا کے تمام آزادگان کو۔ پیغمبر اکرم کی بعثت دنیا کے آزادگان کے لیے حقیقتاً عید ہے۔ امسال، عید مبعث انقلابِ بہمن کی کامیابی کے ساتھ ہم زمان ہو گئی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بہمن کی تحریک، اسلامی انقلاب، جو راستہ ہم طے کر رہے ہیں اور اس کی بنیاد رکھنے والے کا ارادہ تھا کہ یہ پیغمبر کی بعثت اور اس کے پیغام کی پیروی ہو، ان شاء اللہ اسی راستے پر چلتا رہے گا اور اپنی منزل کو حاصل کرے گا۔

محترم صدر کی بہت خوبصورت اور مفید باتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ ہم ان باتوں کو جو انہوں نے ذکر کی ہیں، اللہ کی توفیق سے عملی جامہ پہنائیں گے۔ میں بعثت کے بارے میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں، اور پھر ہمارے موجودہ مسائل کے بارے میں ایک جملہ۔

بعثت ایک بہت بڑا اور مبارک واقعہ ہے جو انسانیت کی تاریخ میں ایک معمولی واقعہ نہیں بلکہ دنیا کی سب سے بڑی اور اہم ترین تبدیلیوں میں سے ہے۔ بڑی حوادث مختلف شعبوں میں مختلف اثرات مرتب کرتی ہیں، لیکن ان میں سے سب سے اہم اثر جو واقعہ کی کامیابی میں ہے وہ یہ ہے کہ وہ کسی انسان یا قوم میں ذہنی و فکری تبدیلی پیدا کر سکے۔ جب تک کسی بڑے حادثے کے ذریعے کسی انسان یا قوم میں فکری تبدیلی نہ آئے، وہ واقعہ ان کی زندگی پر اثر نہیں ڈال سکتا اور نہ ہی یہ واقعہ باقی رہ سکتا ہے۔ جب فکریں صحیح ہو جائیں تو عمل بھی درست ہو گا ؛ یہی اصل بات ہے۔ زندگی کا نظام اس فکر اور سوچ پر قائم ہوتا ہے جو زندگی کو چلانے والے افراد کے اندر ہوتی ہے۔ اگر فکری اور ادراکی تبدیلی انسانوں اور معاشروں میں آئے، تو پھر سیاسی، اقتصادی، اخلاقی اور سماجی نظام اسی کے مطابق تشکیل پائے گا۔

بعثت پیغمبر اکرم اسی لحاظ سے اہم ہے۔ بعثت کی اہمیت صرف اس میں نہیں کہ یہ ایک عظیم واقعہ ہے، بلکہ اس میں بھی ہے کہ اس نے انسانیت کے اندر ایسی فکری تبدیلی پیدا کی کہ وہ ایک نیا معاشرہ تشکیل دے سکے، اور یہ تبدیلی نہ صرف اپنے وقت میں بلکہ آنے والے ادوار میں بھی اثر انداز ہوئی۔

تو پھر یہ تبدیلی کیسے آئی؟ یعنی جب پیغمبر اسلام، جیسے تمام پیغمبروں کے ذریعے، اس تبدیلی کو لانا چاہتے ہیں تو ان کے پاس کون سی طاقت اور وسیلہ ہے؟ وہ دو چیزیں ہیں: عقل اور ایمان۔ عقل ایک ایسی خاص صلاحیت ہے جو خدا نے تمام انسانوں میں ودیعت رکھی ہے، اور بعض لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں اور بعض لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ایمان بھی عقل کی طرح ہے ؛ ہر انسان کی فطرت میں ایمان خدا کی حقیقت پر موجود ہوتا ہے، لیکن انسان اکثر اسے بھول جاتا ہے۔ پیغمبروں کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ عقل کو بیدار کریں تاکہ انسان اپنے ایمان کو تازہ کر سکے۔ قرآن میں "ذکر" یعنی یاد دہانی کا کلمہ کثرت سے آیا ہے۔ یہ ایمان ہم سب کے اندر ہے ؛ بس اسے ہمیں یاد دلایا جاتا ہے۔ جب عقل اور ایمان بیدار ہو جاتے ہیں، تو زندگی میں ترقی آتی ہے

؛ ہر ایک کا اپنا اپنا کردار ہوتا ہے۔ اس وقت وہ انسان جو عقل اور ایمان سے مالا مال ہو، وہ زندگی کا صحیح راستہ، صراط مستقیم، اختیار کرتا ہے اور اسی پر چلتا ہے۔

قرآن میں عقل کے بارے میں کئی بار ذکر آیا ہے، جیسے: افَلا یَعقِلون، لَعَلَّکُم تعقِلون، لَعَلَّهُم یَتَفَکَّرون، افَلا یَتَدَبَّرون، وَ قالوا لَو کُنّا نَسمَعُ اَو نَعقِلُ۔ قرآن میں عقل کی اہمیت اور اس کو استعمال کرنے کی ترغیب بہت بڑی تعلیم ہے۔ ہر مسلمان کو یہ جاننا چاہیے کہ اس کا تعلق عقل سے ہونا چاہیے، اسے عقل کو استعمال کرنا چاہیے، اپنی عقل کو پروان چڑھانا چاہیے، اور اس کی تربیت کرنی چاہیے۔

ایمان کے بارے میں بھی تمام انبیاء کی دعوت میں سب سے پہلے جو بات کہی گئی ہے وہ توحید ہے۔ توحید صرف یہ نہیں کہ خدا ہے اور وہ واحد ہے، بلکہ توحید اسلامی نظریۂ کائنات کا بنیادی ڈھانچہ ہے۔ اسلامی سلامی نظریۂ کائنات سے ہر طرف سے اگر ہم دیکھیں تو ہم توحید تک ہی پہنچتے ہیں اور یہی توحید اسلامی معاشرت کا بنیادی ڈھانچہ بھی تشکیل دیتی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ مثلاً سورۂ اعراف میں، جہاں پیغمبروں اور ان کی دعوت کا ذکر کیا گیا ہے ــ حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح وغیرہ ــ تو ان کا پہلا کلمہ یہ ہوتا ہے کہ «یا قَومِ اعبُدُوا اللهَ ما لَکُم مِن اِلهٍ غَیرُه» ؛ توحید۔ البتہ توحید کے ساتھ ساتھ معاد کا بھی ذکر کیا جاتا ہے ؛ اسی آیت میں: «یا قَومِ اعبُدُوا اللهَ ما لَکُم مِن اِلهٍ غَیرُهُ اِنّی اَخافُ عَلَیکُم عَذابَ یَومٍ عَظیم»، (۷) وہ عظیم دن قیامت کا دن ہے۔ یا سورۂ شعراء میں، وہاں بھی یہی بات ہے، پیغمبروں کے نام آتے ہیں اور ان کا پہلا کلمہ یہ ہوتا ہے کہ «فَاتَّقُوا اللهَ وَ اَطیعون» ؛ (۸) تقویٰ الٰہیہ پیغمبر کی اطاعت بھی اس لئے ہے کہ جب اللہ تعالیٰ پیغمبر کو مبعوث کرتا ہے، تو وہ انسان کی عقل کی مدد کرتا ہے تاکہ وہ غلطی نہ کرے، غلط نہ سمجھے، سراب کو پانی نہ سمجھے ؛ انبیاء کا کام یہی ہے۔ اس لئے «اَطیعون» بھی اس لئے آتا ہے تاکہ انسان کو رہنمائی ملے اور وہ مدد حاصل کر سکے۔

پھر امیرالمؤمنین (سلام اللہ علیہ) فرماتے ہیں: وَ واتَرَ اِلَیهِم اَنبیاءَهُ لِیَستأدوهُم میثاقَ فِطرَتِهِ وَ یُذَکِّروهُم مَنسِیَّ نِعمَتِهِ وَ یَحتَجّوا عَلَیهِم بِالتَّبلیغِ وَ یُثیروا لَهُم دَفائِنَ العُقول ؛ (۹) اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو ان مقاصد کے لئے مبعوث کیا ہے: فطرت کا عہد، نعمتوں کو یاد دلانا، پھر عقل کی دفینوں کو اُجاگر کرنا ؛ وَ یُثیروا لَهُم دَفائِنَ العُقول ؛ ان دفینوں کو نکالنا ؛ اب یہ دفینہ کس معنی میں ہے؟ یا تو یہ خزانہ ہے ــ جب ہم دفینہ کہتے ہیں تو عام طور پر ہمارا مطلب خزانہ ہی ہوتا ہے ــ یا پھر یہ عقلیں ہیں جو خرافات، وہم، باطل تصورات اور مختلف نظریات کے نیچے دفن ہو چکی ہیں۔ وہ صحیح بات، وہ واحد صحیح بات «لا إله إلا الله» کبھی دفن ہو جاتی ہے۔ وہ صحیح عقلی فہم کبھی ان باطل باتوں کے نیچے دفن ہو جاتی ہے، فراموش ہو جاتا ہے ؛ ان بزرگوار کا یہی مقصد ہے۔ پیغمبروں کا کام یہ ہے کہ وہ عقل کو ان سب باتوں کے نیچے سے نکال کر باہر لائیں۔ یہ تو بات ہوئی بعثت کے بارے میں۔

ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میرے خیال میں بعثت ایک حادثۂ دفعی نہیں ہے۔ کبھی کوئی چمک آتی ہے اور پھر ختم ہو جاتی ہے ؛ بعثت ایسا نہیں ہے ؛ البتہ ہاں، منافق کے لئے ایسا ہوتا ہے: ذَهَبَ اللهُ بِنورِهِم وَ تَرَکَهُم فی ظُلُماتٍ لا یُبصِرون ؛ (۱۰) وہ شخص جو دل سے ایمان نہیں رکھتا، کبھی ایک چمک آتی ہے، کچھ روشنی نظر آتی ہے، پھر وہ اپنی خواہشات، غفلتوں، فراموشیوں اور باقی عیوب کے نیچے دوبارہ ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن غیر منافق میں، عالم کی طبیعی جدو جہد میں، بعثت کا سارا عمل ایک تسلسل ہے، یہ کسی خاص وقت یا دن کیلئے نہیں، بلکہ ہمیشہ کیلئے ہے ؛ نہ صرف پیغمبر اکرم کی بعثت، بلکہ تمام انبیاء کا پیغام ہمیشہ کیلئے ہے ؛ انبیاء کا اصولی پیغام ہمیشہ کے لئے ہے۔ قرآن کریم میں کافروں سے کہا گیا ہے: تو تم جو دعویٰ کرتے ہو، ایک کتاب لاؤ جو ان دو کتابوں سے زیادہ ہدایت دینے والی ہو ؛ (۱۱) «دو کتابوں» کا مطلب قرآن اور تورات ہے۔ ہم انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں ؛ ہم تمام انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں ؛ مگر جب کوئی نیا نبی آتا ہے، تو وہ سابقہ نبی کے

پیغام کی تکمیل کرتا ہے، لہذا اس کا پیغام منسوخ نہیں ہوتا۔ نسخ کا مطلب یہ ہے کہ اس پیغام کو مکمل کرتا ہے، کچھ چیزوں کو بدل دیتا ہے اور کچھ چیزوں کو حالات کے مطابق بہتر کرتا ہے۔ اس لئے یہ عمل ــ دین کا عمل، بعثت کا عمل ــ ایک مسلسل اور دائمی عمل ہے۔

«دائمی عمل» سے کیا مراد ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دور میں ہم بعثت کے برکات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ؛ یعنی وہ تبدیلی جو ابتدا میں بعثت کے وقت آئی اور خود نبی مکرم اسلام نے سینہ سپر ہو کر میدان میں آ کر کام انجام دیے، وہ [تبدیلی] ہر زمانے میں ممکن ہے ــ بشرطیکہ انسانوں کے ساتھ، ہمارے اور اس عظیم معراج کے فرق کو سمجھ کر ــ ممکن ہے ؛ لیکن شرط کیا ہے؟ شرط یہ ہے کہ وہ دو عوامل جو اس عظیم ہستی نے اختیار کئے اور استعمال کئے، ہمیں بھی استعمال کرنا چاہیے: یعنی عقل اور ایمان۔ اگر ہم عقل اور ایمان کو استعمال کریں گے، تو بعثت کا اثر پیدا ہوگا، حرکت پیدا ہوگی، تبدیلی آئے گی۔ ذہن میں تبدیلی، زندگی کی حقیقت میں تبدیلی لائے گی ؛ مشکلات دور ہوں گی، اصلاح ہوگی۔ بعثت سے جو سبق ہمیں حاصل کرنا چاہیے وہ یہی ہے۔

آج اس بات کا مخاطب خود ہم مسلمان حکومتیں اور مسلمان قومیں ہیں ؛ ہم سب مخاطب ہیں۔ ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ اگر ہم دنیا میں کچھ طلب کرتے ہیں یا آخرت میں اللہ کی مہربانی کی امید رکھتے ہیں، تو ہمیں بعثت کے مفہوم اور بعثت کی تحریک اور اس کے تقاضوں سے وابستہ ہونا چاہیے۔ مَن کانَ یُریدُ العِزَّۃَ فَلِلّٰہِ العِزَّۃُ جَمیعًا ؛ (۱۲) عزّت وہیں ہے۔ عزت کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی ایسی کیفیت ہو کہ کوئی غیر متعلقہ طاقت اس پر منفی اثر نہ ڈال سکے ؛ یہی عزت ہے۔ اِنَّ العِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمیعا۔ (۱۳) نہ دشمن، نہ مختلف فکری، روحانی، خارجی، جسمانی، روحانی عوامل ــ ہر قسم کے ــ عزت کے موجود ہونے پر اثر نہیں ڈال سکتے۔ یا کسی دوسرے آیت میں فرمایا: وَ لا تَهِنوا وَ لا تَحزَنوا وَ اَنتُمُ الاعلَونَ اِن کُنتُم مُؤمِنین ؛ (۱۴) اگر ایمان ہو، تو تم سب سے بلند اور عظیم ہو۔

اب، ہمیں آج دنیا میں عقل کے کردار کو پہچاننا چاہیے اور عقل کو استعمال کرنا چاہیے ؛ اگر ہم عقل کو استعمال کریں گے تو ہم دنیا کے بہت سے مفہوم سمجھ سکتے ہیں۔ دعا میں ہے «اللّٰهُمَّ اعطِنی نَصراً فی دینِکَ وَ قُوَّۃً فی عِبادَتِکَ وَ فَهماً فی خَلقِک» ؛ (۱۵) بشری معاشرے کی حقیقتوں کو سمجھنا ؛ ہمیں ان حقیقتوں کو سمجھنا چاہیے۔ ہم بطور اسلامی جمہوریہ، بطور اسلامی ایران، ایک بڑی اور اہم قوم کے سیاسی ذمہ داروں کے طور پر ــ ہمارا عزیز ملک کئی لحاظ سے واقعی غیر معمولی ہے ــ ہمیں ان حقیقتوں پر توجہ دینی چاہیے اور سمجھنا چاہیے جو اس دنیا میں موجود ہیں۔

ظالم طاقتوں کا استعماری عمل پہلی مرحلے میں سب سے پہلے قدرتی وسائل کی لوٹ مار سے شروع ہوا۔ آپ اگر استعمار کی تاریخ پڑھیں، تو سب سے پہلی چیز جس کو ان لوگوں نے ہدف بنایا اور پیچھا کیا وہ قدرتی وسائل تھے ؛ یہ ایک مرحلہ تھا۔ اس کے بعد کا مرحلہ قوموں کی اصیل ثقافتوں کو تباہ کرنا تھا۔ یہ ایک تلخ داستان ہے ؛ یعنی اس بات کی تفصیل میں جانا ان چیزوں میں سے ہے جو واقعی رلانے والی ہے کہ انہوں نے قوموں اور تہذیبوں کے ساتھ کیا کیا! اسی افریقہ میں آپ جو دیکھتے ہیں، وہاں تہذیبیں تھیں، اصیل ثقافتیں تھیں ؛ یہ لوگ آئے، سب کچھ برباد کیا، سب کچھ تباہ کیا، اور در حقیقت یہاں بھی لوٹ مار کی ؛ ثقافتی لوٹ مار۔ اور اس کے بعد، انہوں نے قوموں کی قومی اور مذہبی شناخت کو ہدف بنایا تاکہ اس پر قابو پائیں۔

آج بھی ہم استعمار کے ان تینوں شکار کا سامنا رہے ہیں۔ آج بھی دنیا کی طاقتور شیطانی قوتیں قوموں اور ممالک کے قدرتی وسائل پر نظر رکھی ہوئی ہیں، ان کی اصیل ثقافتوں پر نظر رکھی ہوئی ہیں، ان کی قومی اور اسلامی شناخت کو ہدف بناتی ہیں اور ان کو تباہ کرنے اور قابو پانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ البتہ یہ سب ایک جیسے نہیں ہیں ؛ ان سب میں سب سے آگے امریکہ ہے۔ آج جو استعمار اور استکبار کی ہم تعریف کرتے ہیں، اس کا عین

مصداق امریکہ کی حکومت ہے جو دنیا کی مالی طاقتور کمپنیوں کے اثر میں ہے ؛ یعنی آج دنیا کے سب سے بڑے مالی طاقتور لوگ کچھ مغربی حکومتوں ــ جن میں سے شاید سب سے زیادہ امریکہ کی حکومت ہے ــ پر قابو رکھتے ہیں ؛ ان کے اپنے ہی الفاظ میں، کارٹلز، ٹرسٹ اور اس جیسے عناصر ان پر قابض ہیں اور یہ تینوں مراحل کا استعمار کا منصوبہ یہ لوگ تیار کر رہے ہیں۔ جب آپ دیکھتے ہیں کہ ہر دن انسانوں کی فلاح و بہبود، جنسی معاملات، مالی امور میں ایک نیا تجربہ سامنے آ رہا ہے، تو اس کا سبب یہی ہے ؛ یعنی یہ قوموں کی شناخت کی تبدیلی، ان کے مفادات کی تبدیلی اور ان کو اپنے طرف کھینچنے کی کوشش۔

قرآن میں واضح طور سے بیان ہے کہ اللہ فرماتا ہے: «وَدّوا مَا عَنِتُّم» ؛ ہر وہ چیز جو آپ کو مشکلات میں ڈالے، دشمنانِ اسلام، کفار، اور وہ لوگ جو شیطان کے پیروکار ہیں اور شیطانی حرکتیں کرتے ہیں، وہ اسے پسند کرتے ہیں۔ «قَد بَدَتِ البَغضاءُ مِن اَفواهِهِم وَما تُخفی صُدورُهُم اَکبَر» ؛ (۱۶) ان کی زبانوں سے دشمنی ظاہر ہوتی ہے ؛ جب وہ بات کرتے ہیں یا گفتگو کرتے ہیں، ان کی دشمنی ظاہر ہوتی ہے ؛ جب وہ عمل کرتے ہیں تو ان کی دشمنی ظاہر ہوتی ہے، لیکن جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے زیادہ ہے ؛ وہ جو دشمنی رکھتے ہیں وہ کہیں نہ کہیں ظاہر ہو جاتی ہے ؛ بعض اوقات یہ دشمنی ظاہر ہو جاتی ہے ؛ یعنی کچھ مواقع پر یہ جملے یا منفی خیالات خود کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر فرض کریں کہ امریکی کانگریس میں ہزاروں بچوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے پر نمائندے اٹھ کر قاتل کو داد دیتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں! یہ وہی «وَما تُخفی صُدورُهُم اَکبَر» ہے جو یہاں ظاہر ہوتا ہے، یہاں یہ خود کو ظاہر کرتا ہے۔ یا امریکی جنگی جہاز "وینسنس" کا کپتان ایک مسافر طیارے کو گرا دیتا ہے جس میں تقریبا تین سو مسافر تھے اور تمام مسافر مارے جاتے ہیں، پھر اس کو ایک تمغہ دیا جاتا ہے۔ (۱۷) یہ «ما تُخفی صُدورُهُم» یہاں ظاہر ہو جاتا ہے، یہاں یہ خود کو دکھاتا ہے۔ یہ سب ہمیشہ سفارتی مسکراہٹوں کے پیچھے چھپاہوتا ہے ؛ سفارتی مسکراہٹوں کے پیچھے ایسی دشمنی، ایسی کینہ، اور ایسا خبیث باطن چھپ ہوتا ہے۔ ہمیں اپنی آنکھیں کھولنی چاہیے: وَ قُهماً فی حَلقِکِ ہمیں اپنی آنکھیں کھولنی چاہیے ؛ «تُسِرّونَ اِلَیهِم بِالمَوَدَّة» (۱۸) ہمیں ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ ہم کس کے مدمقابل ہیں، کس کے ساتھ معاملہ کر رہے ہیں، کس سے بات کر رہے ہیں ؛ ہمیں یہ سمجھنا چاہیے۔ جب انسان اپنے مخالف کو پہچان لیتا ہے، تو وہ اپنے عمل سے آگاہ ہو جاتا ہے، اور پھر اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ ہمیں پہچاننا چاہیے، سمجھنا چاہیے۔
میرے خیال میں موجودہ دور میں یہ مزاحمت کا عمل، یہ مزاحمت کی تحریک، بعثت کا ہی ایک جلوہ ہے۔ وہ مزاحمت جو اسلامی ایران سے شروع ہوئی تھی، اس نے مسلمانوں کو بیدار کیا ؛ کچھ مسلمانوں کو میدان میں لایا ؛ مسلمانوں کو عموماً بیدار کیا اور بہت سے غیر مسلموں کے ضمیر بھی بیدار کیے۔ استعماری نظام پہچانا گیا، اس کا پردہ چاک کیا گیا۔ بہت سے ممالک تسلط کے نظام کی شناخت نہیں رکھتے تھے۔

آپ غزہ کو دیکھیں! ایک چھوٹے سے علاقے غزہ نے اسرائیلی فوجی جو مکمل طور پر مسلح ہے اور امریکہ کی بھرپور حمایت حاصل ہے، کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ؛ غزہ نے اسرائیلی فوج کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا! یہ مذاق ہے؟! یہ وہی بعثت کا جلوہ ہے ؛ یہی ایمان اور عقل ہے ؛ یہ وہی قرآن کی آیات کی تلاوت ہے ؛ یہ اللہ پر توکل ہے ؛ یہی «اِنَّ العِزَّةَ لِلّهِ جَمیعاً» پر ایمان ہے۔ حزب اللہ کی سرفراز قیادت جو سیّد حسن نصر اللہ جیسی شخصیت کے فقدان سے متاثر ہو، تو یہ کوئی مذاق نہیں! دنیا میں ہمیں کتنے بڑے لوگ ملتے ہیں جو سیّد حسن نصر اللہ (رضوان اللہ تعالی علیہ) جیسے ہو؟ ایسی عظیم شخصیت حزب اللہ سے چلی گئی ؛ دشمن اور دوست دونوں یہ سمجھتے تھے کہ حزب اللہ ختم ہو گئی ؛ لیکن حزب اللہ نے ثابت کیا کہ نہ صرف یہ ختم نہیں ہوئی بلکہ بعض مواقع پر اس کا عزم اور بھی بڑھ گیا اور اس نے اسرائیلی فوج کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کیا ؛ یہ وہی [بعثت کا تسلسل] ہے۔ یہ مسلمانوں کے حوالے سے۔

غیر مسلموں کے ضمیر بھی بیدار ہوئے۔ مجھے جو اعداد و شمار دیے گئے، ان کے مطابق تقریباً ۳۰ ہزار صیہونیت مخالف مظاہرے منعقد ہوئے، ۳۰ ہزار صیہونیت مخالف مظاہرے ۶۱۹ شہروں میں دنیا بھر میں اس مدت میں منعقد ہوئے! لوگ بیدار ہوئے ؛ ضمیر بیدار ہوا ؛ یہ مزاحمت ہے ؛ یہ مزاحمت بعثت کا تسلسل ہے۔ امریکہ میں کچھ لوگوں نے ــ جو امریکی تھے ــ کہا: «مرگ بر امریکہ» ؛ خود امریکہ میں! یہ وہ تبدیلی ہے جو انبیاء چاہتے تھے، اور سب سے بڑی اور اہم اور حیرت انگیز نوعیت کی تبدیلی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانے میں اور قیامت تک کے لیے ایجاد کیا، اور آج مزاحمت اس کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ لہذا ہمیں ان حقائق پر توجہ دینی چاہیے اور اس قرآن کی آیت کو نہیں بھولنا چاہیے: «وَ لا تهِنوا وَ لا تحزَنوا وَ انتُمُ الاعلَونَ اِن کُنتُم مُؤمِنین۔»

و السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ

1۔ اس جلسے کے شروع میں صدر مملکت ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے تقریر کیـ

1۔ سورہ یاسین آیت نمبر 68 " ـــــ کیا وہ فکر نہیں کرتے؟۔"

3۔ سورہ بقرہ، آیت نمبر242 " ـــــ شاید تم غورفکر کرو۔"

4۔سورہ اعراف، آیت نمبر 174"ـــــ شاید وہ غوروفکر کریں۔"

5۔ سورہ نساء آیت نمبر 82" کیا قران کے معانی پرغوروفکر نہیں کرتے۔"

6۔ سورہ ملک، آیت نمبر10 " اور کہیں اگر ہم نے سنا ہوتا (اور قبول کیا ہوتا) یا اس پر غوروفکر کیا ہوتاـــــ"

7۔ سورہ اعراف آیت نمبر 59 'ـــــ اے میری قوم والو! خدا کی پرستش کرو کیونکہ اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، مجھے تمہارے حوالے سے یوم عظیم (قیامت) کا خوف ہے"

8۔ سورہ شعرا، آیت نمبر 108 " خدا کو یاد رکھو اور میری اطاعت کرو"

9۔ نہج البلاغہ پہلا خطبہ" تو اس نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا اور ایک کے بعد دوسرا پیغمبر بھیجا، تاکہ وہ خدا سے کئے گئے وعدے پر عمل کا جو انسان کی فطرت میں ہے، حکم دیں اور اس نعمت کی یاد دہانی کرائیں جو فراموش کر دی گئی ہے اور دلیل اور حجت کے ذریعے انہیں راستے پر لائیں اور علم و دانش کے چھپے ہوئے خزانے کو باہر لائیں۔

10۔ سورہ بقرہ آیت نمبر 17" ـــــ خدا نے ان کا نور سلب کر لیا اور انہیں اس تاریکی میں چھوڑ دیا جہاں انہیں کچھ بھی نظر نہیں آتا"

11۔ سورہ قصص آیت نمبر 49 " قُل فَأتوا بِکِتابٍ مِن عِندِ اللہ هو اهدی منهما اتّبعہ"

12۔ سورہ فاطر، آیت نمبر 10 " جو بھی عزت چاہتا ہے، (جان لے کہ) عزت صرف خدا کے اختیار میں ہے۔

13۔ سورہ یونس آیت نمبر 64 " ـــــ عزت سب کی سب، خدا کی طرف سے ہے ـــــ"

14۔ سورہ آل عمران ، آیت نمبر 139 " اور اگر مومن ہو تو سست نہ پڑو اور غم نہ کرو، اس لئے کہ تم برتر ہو"

15۔ کافی، جلد 2 صفحہ 586

16۔ سورہ آل عمران ، آیت نمبر 118 " ـــــ ان کی آرزو ہے کہ تم تکلیف میں مبتلا ہو جاؤ۔ ان کی باتوں اور لحن سے دشمنی آشکارا ہے اور وہ زیادہ ہے جو ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے۔

17۔ تین جولائی 1988 کو ایران کا ایک مسافر طیارہ بندرعباس سے دبئی جا رہا تھا کہ خلیج فارس میں امریکا کے ونسنس جنگی بحری جہاز نے ایک میزائل سے اس کو نشانہ بناکر تباہ کر دیا۔ اس حملے میں مسافر طیارے کے 290 مسافر شہید ہو گئے جن میں 66 بچے اور 53 خواتین شامل تھیں۔ اس کے کچھ دن بعد ونسنس جنگی بحری جہاز کے کپتان کو نشان شجاعت دیا گیا!

18۔ سورہ ممتحنہ، آیت نمبر1 "ـــــ تم خفیہ طور پر ان سے دوستانہ روابط برقرار کرتے ہوـــــ"